سفید پوش غنڈا

ایک سفید پوش غنڈے کی
انوکھی شرارتیں۔ جاسوس کی عجیب
غریب [illegible] کی عیاری اور
بدمعاشوں و سراغرسانوں میں مڈبھیڑ شاطرانہ
چالیں حیرت انگیز معرکے شرلک ہومز کی کامیابی
مترجمہ حضرت کلام بی اے۔ جس کو با آخذ
حقوق ترجمہ تیج ناول ہوس لکھنؤ
نے شائع کیا

مطبوعہ انڈین پریس لکھنؤ

بار اول [illegible]

قیمت [illegible]

۱۹۶۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زورِ قلم حضرت کلام بی اے

ناشر صدیق بکڈپو امین آباد لکھنؤ



سنگدل بدمعاش

جن واقعات کا اعادہ صفحات ذیل مین کیا جاتا ہو اگرچہ اُن کو گذرے ہوے زمانہ گذر گیا لیکن پھر بھی اُن کی طرف اشارہ کرتے ہوے کسیقدر حیا آتی ہو۔ بہت عرصہ تک تو یہ حالت رہی کہ خواہ کتنی ہی احتیاط اور دانائی سے کام لیا جاے لیکن ان واقعات کو منظر عام پر لانا ناممکن تھا۔ لیکن اب جبکہ وہ خاص آدمی جس کا ان واقعات سے تعلق ہو انسانی قانون کی زد سے باہر ہو چکا ہو اور اُس کی روئداد حال خدائی عدالت مین پیش ہو۔ اور ان مین سے بعض خاص باتین دبا بھی دیگئی ہین۔ اس لئے یہ قصہ اب اس طرح بیان کیا جاتا ہو کہ کسی کو نہ نقصان پہنچے نہ ناگوار گذرے۔ یہ واقعات میرے اور مسٹر شرلاک ہومس کے تعلق کے زمانون مین ایک خاص کارنامہ ہین لہذا اگر مین کسی جگہ کوئی خاص بات چھوڑ جاؤن یا کوئی تاریخ چھپاؤن جس سے اصل واقعات کا پتہ چل جانے کا احتمال ہو تو ناظرین کرام معاف فرمائین۔

ایک روز رات کے وقت مین اور مسٹر ہومس سیر و گشت کے لئے گئے۔ اُس رات موسم سرد اور ہوا تیز تھی اس لئے ہم دونوں چھ بجے شام کے قریب واپس آگئے جس وقت مسٹر ہومس نے لیمپ اُکسایا تو اُنکی نظر ایک کارڈ پر پڑی جو میز پر رکھا ہوا تھا۔ مسٹر ہومس نے اُس کارڈ پر نگاہ ڈالی اور پھر کسیقدر نفرت کا اظہار کرکے اُسے فرش پر پھینک دیا۔ مین نے آگے بڑھ کر وہ کارڈ اٹھا لیا اور پڑھا۔

چارلس آگسٹس ملورٹن
اپل ڈور ٹاورز
ہیمپسٹیڈ
(ایجنٹ)

مین۔ یہ کون صاحب ہین؟

ہومس۔ یہ لندن بھر مین سب سے پاجی آدمی ہی۔ کیون کارڈ کی پشت پر بھی کچھ لکھا ہوا ہی؟

مین نے کارڈ الٹ کر دیکھا تو لکھا تھا۔

"۶½ بجے حاضر خدمت ہونگا"

ہومس۔ ہونھہ! تو گویا مردود آنے ہی والا ہی۔ واٹسن! جب کبھی تم زندہ جانورون کے عجایب خانہ مین سانپون کو دیکھتے ہو۔ اور ان کے خوبصورت رنگون اور چمکدار آنکھون پر نظر ڈالتے ہو تو وہ کسقدر معصوم ہوتے ہین لیکن جب اُن کے ہلاک زہر کا خیال آتا ہی تو لرزہ براندام ہو جاتے ہو۔ بس یہی سمجھو کہ جب مین اُس مردود شخص ملورٹن کو دیکھتا ہون تو میری بھی یہی حالت ہوتی ہے مجھے اپنی زندگی بھر مین پچاسون قاتلون سے واسطہ پڑا ہی لیکن اُن مین سے کسی ایک سے بھی مجھے اسقدر نفرت نہین ہوئی تھی جسقدر اس شخص کو دیکھ کر ہوتی ہی اور پھر مصیبت یہ ہی کہ اس کمبخت سے معاملہ کئے بغیر بھی کام نہین چلتا۔ وہ اس وقت درحقیقت میرے بلانے سے آرہا ہی۔

مین۔ لیکن یہ ہی کون شخص؟

ہومس۔ مین بتاتا ہون۔ لندن بھر مین جس قدر استحصال بالجبر کرنے والے ہین اُن سب کا یہ شخص بادشاہ ہی جس مرد یا عورت کا کوئی راز اس مردود ملورٹن کے قبضہ مین آجاتا ہی بس پھر اس کا خدا ہی حافظ و ناصر ہی۔ متبسم ہون لیکن پتھر کے دل سے وہ شخص اُس مرد یا عورت کا اس قدر خون چوس لیگا کہ وہ زندہ درگور ہو جائے گا۔ اپنے فن مین یہ شخص صاحب کمال ہی۔ اور اگر چاہتا تو دیگر پیشون مین بھی عروج حاصل کر سکتا تھا۔ اس کا طریقہ کار حسب ذیل ہی۔

وہ لوگون کو اس بات سے آگاہ کر دیتا ہی کہ جو شخص ایسے خطوط یا کاغذات لا کر دے جن سے کسی معزز اور متمول شخص کے نام پر حرف آتا ہو تو وہ اُن خطوط اور کاغذات کے لئے بڑی بڑی رقمین دینے کے لئے تیار ہی۔ لہذا یہ چیزین اس کو نہ صرف غدار خادماؤن اور نوکرون سے مل جاتی ہین بلکہ ایسے بدمعاشون سے بھی حاصل ہو جاتی ہین جو کسی طرح بھلی بیبیون کے راز سے واقف ہو جاتے ہین لیکن وہ ان کے لئے رقم بھی خاصی دیتا ہی مجھے معلوم ہی کہ اس نے ایک مرتبہ ایک خادم کو ایک رقعہ کے بالعوض جس پر صرف دو سطرین لکھی ہوئی تھین آٹھ سو پونڈ دیدیئے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ ایک شریف خاندان پر تباہی نازل ہو گئی تھی۔ ہر چیز جو لندن کے بازار مین ہی وہ ملورٹن کے پاس جاتی ہی اور شہر مین بہت سے آدمی ایسے ہین جن کا رنگ اس کا نام سنتے ہی اُڑ جاتا ہی۔ کوئی نہین جانتا کہ اس کا پنجہ کسکی گردن پر پڑنے والا ہی۔ کیونکہ وہ بہت ہی ایسرار اور بہت ہی با اثر ہی۔ وہ ایک چھوٹے سے کارڈ کو برسون

اپنے قبضہ مین رکھتا ہو لیکن جب موقعہ اور محل دیکھتا ہو [illegible] شکل [illegible] ہوا ور اُس وقت تختہ الٹ دیتا ہو۔ الغرض مین آپ سے کہہ چکا ہون کہ وہ لندن بھر مین سب سے بڑا آدمی ہو۔ یہ شخص لوگون کو میٹھی مار دیتا ہو۔ انکی روحون کو ستاتا ہو اور جسقدر روپیہ طلب کرتا ہو وصول کرکے چھوڑتا ہو۔

مین۔ تو کیا یہ شخص قانون کی گرفت سے باہر ہو؟

ہومس۔ نظری طور پر تو ضرور ہو۔ اگر عملاً یہ بات نہین ہو۔ مثلاً کسی شریف زادی کو اس بات سے کیا فائدہ ہوگا کہ وہ اس شخص کو دو چار مہینہ کی سزا دلا دے جس حالت مین اس کی تمام عزت و آبرو اور زندگی خاک مین ملتی ہو۔ یہی وجہ ہو کہ جن لوگون کا وہ شکار کرتا ہو وہ چون تک نہین کرتے۔ اگر اُسنے کسی بیگناہ شخص پر دباؤ ڈال کر کچھ وصول کر لیا تو پھر تو ہم اس کی گردن دبالین گے۔ لیکن جناب وہ شیطان کے بھی کان کاٹتا ہو۔ اس لئے ہم کو کوئی دوسرا طریقہ اس کی تادیب کے لئے استعمال کرنا پڑے گا۔

مین۔ اچھا تو اب وہ یہان کیون آرہا ہو؟

ہومس۔ اس لئے کہ ایک مشہور و معروف لیڈی نے اپنا فائل [illegible] میرے ہاتھ [illegible] ہو وہ لیڈی ایوہ بریکویل ہین۔ جو اس وقت تمام لیڈیون [illegible] سب سے زیادہ حسین و مہجبین ہین اور اسی فصل بہار مین انہین [illegible] ہوا ہو۔ معتبر [illegible] لیڈی موصوفہ کی شادی لارڈ ڈوور کورٹ سے ہونے والی ہو اس ملعون کے پاس لیڈی موصوفہ کے بعض ایسے خطوط ہین جن مین اُنکے حماقتون کا اظہار ہوا ہو جس [illegible] اس سے زیادہ [illegible] کچھ نہین اور وہ خطوط گاؤن کے ایک بدتمیز نوجوان زمیندار کو لکھے تھے۔ لیکن وہ خطوط اس قابل ضرور ہین کہ [illegible] عام پر آ جائین تو لاٹ صاحب سے لیڈی صاحبہ کے تعلقات منقطع ہو جائین گے۔ اور اگر وقت سے پہلے کورٹن کے پاس ایک بھاری رقم نہ پہنچ گئی تو وہ ان خطوط کو ضرور لاٹ صاحب کے پاس بھیجدے گا اب لیڈی صاحبہ نے مجھے اختیار دیا ہے [illegible] ملعون سے مل کر بات چیت کرون اور ان خطوط کے متعلق عمدگی سے [illegible]

عین اُس وقت [illegible] اور گاڑی کی گھڑگھڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور مین نے کھڑکی سے [illegible] دیکھا تو [illegible] شاندار [illegible] دروازہ پر کھڑی ہوئی جس مین [illegible] گھوڑے [illegible] بڑی [illegible] تھی۔ ایک خادم نے اتر کر دروازہ گاڑی کا کھولدیا [illegible] آدمی سنجاب کا

کا کوٹ پہنے ہوئے برآمد ہوا۔ ایک منٹ [illegible] شخص ہالمز کے کمرے میں موجود تھا۔
چارلس آگسٹس ملورٹن ایک پچاس [illegible] برس کا [illegible] تھا۔ اس کا سر بڑا تھا جس سے ہوشیاری اور دانشمندی نمایاں تھی۔ اس کے ہونٹوں پر ہلکی مسکراہٹ [illegible] نیلی آنکھیں طلائی عینک کے پیچھے سے چمک رہی تھیں۔ اس کا لہجہ [illegible] آہستہ اور مہذب سا تھا۔ وہ شخص ہاتھ بڑھاتے ہوئے مصافحہ کرنے بڑھا۔

لیکن شرلاک ہومز نے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کا کچھ خیال نہ کیا بلکہ اس کو تیز اور گہری نظر سے دیکھا۔ ملورٹن کے چہرے پر اور بھی زیادہ تبسم نمایاں ہوا۔ اس نے اپنا استراخانی سنجاب کا کوٹ اتار دیا اور تہ کر کے ایک کرسی کے تکیے پر رکھ دیا اور پھر اسی کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر میری طرف اشارہ کر کے بولا۔

ملورٹن۔ آپ صاحب یہاں موجود ہیں کیا یہ بات احتیاط کے خلاف نہیں۔ کیا یہ بات آپکے نزدیک ٹھیک ہے۔

ہومز۔ ڈاکٹر واٹسن میرے دوست اور شریک کار ہیں۔

ملورٹن۔ بہت اچھا مسٹر ہومز۔ میں نے تو صرف اس شخص کا خیال کر کے یہ بات کہی تھی جس کی بابت آپ کام کر رہے ہیں معاملہ بہت نازک ہے۔

ہومز۔ ڈاکٹر واٹسن کو تمام باتیں پہلے ہی سے معلوم ہیں۔

ملورٹن۔ تو پھر معاملہ کی گفتگو ہونی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ آپ لیڈی ایوا کی طرف سے وکیل ہیں کیا انہوں نے آپ کو میری شرائط قبول کرنے کا اختیار دیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو میں شرائط عرض کروں۔

ہومز۔ اچھا فرمایئے آپ کا مطالبہ کیا ہے۔

ملورٹن۔ سات ہزار پونڈ۔

ہومز۔ اگر مطالبہ کی تعمیل نہ کی گئی تو

ملورٹن۔ میرے دوست اس کے [illegible] بحث کرنا میرے لئے تکلیف دہ ہے۔ بہرحال چونکہ آپ دریافت ہی کرتے ہیں تو سن لیجئے کہ اگر [illegible] تاریخ تک رقم مطلوبہ ادا نہ ہوا تو یقیناً اسکو کبھی شادی نہیں ہوسکتی۔

یہ کہکر ملورٹن کے چہرے پر مزید مسکراہٹ نمایاں ہوئی اور مسٹر ہومز ایک قسم کے سوچ میں پڑ گئے۔

فرماتے ہین - واقعی مسٹر ہومس! مجھے آپکی باتون پر تعجب ہوتا ہی -

ہومس - مین جو کچھ عرض کر رہا ہون وہ بالکل سچ ہی - اسوقت روپیہ دستیاب نہین ہو سکتا لہذا میرے خیال مین آپکے لئے یہی بہتر ہے کہ جو معقول رقم مین اس وقت آپ کو پیش کر رہا ہون وہ آپ قبول فرمائین اور اُس غریب لیڈی کی زندگی تباہ نہ کرین جس سے آپ کو کوئی فائدہ نہین ہو سکتا -

ملورٹن - مسٹر ہومس! یہان آپ غلطی کرتے ہین - تمام راز کے طشت از بام ہو جانے سے مجکو بالواسطہ بہت بڑا فائدہ پہونچے گا - کیونکہ ابھی میرے سامنے آٹھ دس معاملات ایسے ہی اور بھی موجود ہین اور اُن کا معاملہ پختہ ہو رہا ہی - اگر انکو اس امر کی اطلاع ہو گئی کہ مین نے لیڈی ایوہ کو بڑا بھاری سبق پڑھا دیا ہی تو ان لوگوں کے کان کھل جاینگے اور وہ سب میرے آگے سر تسلیم خم کرتے نظر آئینگے - اور مین جو چاہونگا اُن لوگون سے وصول کر لونگا - اب تو آپ میرا مطلب سمجھے -؟

یہ سنتے ہی مسٹر ہومس کا چہرہ غیظ و غضب سے تمتمانے لگا - وہ اُچک کر اپنی کرسی سے کھڑے ہو گئے اور ایک درشت آواز مین مجھ سے بولے -

ہومس - واٹسن! اس ملعون کے پیچھے کھڑے ہو جاؤ - خبردار کمرے سے نکلنے نہ دینا -

اچھا جناب ملورٹن صاحب! اب وہ اپنی نوٹ بک ذرا ادہر دلوا دیجئے ؟

ملورٹن کھڑا ہو گیا اور اپنے کوٹ کا دامن کسیقدر ہٹا کر ایک بڑے ریوالور کا دستہ دکھایا جو اسکی پاکٹ مین موجود تھا - اور بولا -

ملورٹن - مسٹر ہومس! مسٹر ہومس!! مین تو سمجھتا تھا کہ آپ کوئی نئی بات کرینگے - اس طرح کی زبردستیان تو دنیا کا ادنیٰ ادنیٰ شخص جانتا ہی - اور ایسی حرکتون کا نتیجہ کبھی اچھا نہین ہوتا - مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ بندہ بھی یہان سر سے پاؤن تک مسلح ہو کے آیا ہی - اور مین اپنے ہتھیار چلانا بھی خوب جانتا ہون - دوسرے مجھے یہ بھی تقویت حاصل ہی کہ قانون اس معاملہ مین میری طرفداری و حمایت کرے گا - علاوہ ازین آپ کا یہ خیال بھی خام ہی کہ مین یہان ایسی حالت میں وہ خطوط و نوٹ بک مین لیکر آیا ہون - مین ایسا بیوقوف نہین ہون - مین کچی گولیان نہین کھیلا - اچھا خیر خدا حافظ - آج شام کو مجھے چند جگہ اور بھی ملاقات کرنے جانا ہے اور یہان سے ہیمپسٹیڈ تک فاصلہ بھی زیادہ ہی -

یہ کہکر ملورٹن نے قدم آگے بڑھایا - اپنا کوٹ اٹھایا - ریوالور کے کندہ پر ہاتھ رکھا اور دروازہ کی طرف روانہ ہوا -

مین نے چاہا کہ ایک کرسی اٹھاکر مردود کے پھینک ماروں لیکن مسٹر ہومس نے سر ہلاکر منع کردیا اسلئے مین نے مجبور ہوکر کرسی رکھدی۔ ملورٹن نے جھک کر سلام کیا خندۂ دندان نما کیا اور ہنستا ہوا دروازہ کھول کر کمرہ سے باہر ہوگیا۔

چند لمحہ بعد ہم نے گاڑی کے کھڑکی بند ہونے کی آواز سنی۔ کوچبان نے گھوڑون کی راسین اٹھائین اور دیکھتے دیکھتے ملورٹن اور اس کی شاندار گاڑی سامنے کی سڑک پر غائب ہوگئی اور مسٹر ہومس اور مین ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ گئے



چور کے گھر مور

مسٹر ہومس بے حس و حرکت آتشدان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ انکے دونون ہاتھ پتلون کی جیبون میں داخل تھے۔ انکی گردن جھکی ہوئی تھی۔ ۔ آنکھیں انگیٹھی کی چمکدار چنگاریون پر جمی ہوئی تھین۔ وہ تقریباً نصف گھنٹہ تک اسی حالت سکوت و سکتہ مین بیٹھے رہے۔ بعدازان اس طرح سے جیسے کوئی شخص کسی معاملہ کو اپنی طرح سوچ سمجھ لیتا ہو وہ دست پٹا کر اٹھے اور اپنے کمرۂ خواب مین چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد کمرے سے ایک نوجوان مرد برآمد ہوا جس کی ٹھوڑی پر ایک چھوٹی سی داڑھی جیسی بکرون کی ہوتی ہے دکھائی دیتی ہے۔ نوجوان مرد کے ہاتھ پاؤن مین ایک قسم کی لچک۔ صورت شکل مین حد درجہ کی اوچھال ڈھال مین کسیقدر البیلا پن نظر آتا تھا۔ اس نے اپنی جیب سے مٹی کا پائپ نکالا اور لیمپ کے قریب کھڑے ہوکر روشن کیا۔ بعدازان میری طرف مخاطب ہوکر بولا۔

ہومس۔ واٹسن! مین تھوڑی دیر مین واپس آؤن گا۔

یہ کہتے ہی وہ نوجوان مرد کمرے سے باہر نکل گیا اور دیکھتے دیکھتے رات کی تاریکی مین نظرون سے غائب ہوگیا۔ مین سمجھ گیا تھا کہ اب مسٹر ہومس نے چارلس آگسٹس ملورٹن کے خلاف کارروائی شروع کردی ہے لیکن اس بات کی خبر میرے فرشتون کو بھی نہ تھی کہ وہ کارروائی کیا صورت اختیار کرنیوالی

ہے اور کیا سے کیا ہو جائے گا۔

کچھ دنوں تک مسٹر ہومس اسی وضع قطع میں آمد و رفت رکھتے رہے لیکن سوا اس کے کہ وہ کبھی کبھی یہ فرمایا کرتے تھے کہ ان کا وقت زیادہ تر ہیمپسٹیڈ میں صرف ہوتا ہے اور جو وقت بھی وہ وہاں صرف کرتے ہیں وہ رائیگاں نہیں جاتا اور مجھے ان کی کارروائی کچھ نہ معلوم ہوئی۔

بالآخر ایک روز شام کو جبکہ موسم سخت طوفانی تھا تند و تیز ہوا کاٹتی ہوئی جسم سے گذر جاتی تھی اور ہوا کے جھونکے درختوں کی شاخوں اور مکانوں کی کھڑکیوں سے چیختے ہوئے گزرتے تھے وہ اپنی آخری مہم پر سے واپس آئے اور کمرہ میں گھس کر اپنا ذلیل بھیس دور کیا۔ بعد ازاں آتشدان کے پاس بیٹھ کر وہ اپنے خاموش لیکن مسرت آفرین طریقہ سے خوب مسکرائے بلکہ تھوڑی دیر بعد تو کھلکھلا کر ہنسنے لگے۔

ہومس۔ کیوں دوست واٹسن! کیا تم مجھے شادی شدہ آدمی کہنا پسند نہ کرو گے؟

میں۔ نہیں میں تو خیال نہیں کرتا کہ آپ اس بکھیڑے میں پڑینگے۔

ہومس۔ لیکن آپ یہ بات سنکر خوش ہوں گے کہ اب میری منگنی قرار پاگئی ہے۔

میں۔ کیا واقعی؟ اگر ایسا ہے تو دوست میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ لیکن وہ کون حسینہ ہے؟

ہومس۔ ملورٹن کی خادمہ۔

میں۔ معاذ اللہ! استغفر اللہ! ہومس آپ کیا فرماتے ہیں۔

ہومس۔ ہاں ہاں ٹھیک تو ہے۔ بھئی مجھے کچھ باتیں کرنا تھیں سو کرلیں۔

میں۔ لیکن یہ نسبت اور منگنی والا قصہ کیا ہے۔

ہومس۔ جناب یہ ایک نہایت ضروری کارروائی تھی۔ اب میرا نام مسٹر ایسکاٹ ہے اور میں لوگوں کے گھروں میں نل لگانے کا کام کرتا ہوں۔ میں ہر روز شام کے وقت اس عورت کو ساتھ لیکر سیر کے لئے نکلتا رہا اور میں نے اس سے خوب خوب باتیں کیں۔ اللہ اللہ واٹسن! وہ باتیں بھی کیا باتیں تھیں۔ بہرحال جو کچھ میں چاہتا تھا وہ میں نے پالیا اور جس طرح مجھے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی ایک ایک لکیر معلوم ہے اب اسی طرح مجھ کو ملورٹن کے مکان کی ایک ایک جگہ بخوبی معلوم ہو گئی ہے۔

میں۔ اور وہ عورت؟

ہومس (مسکرا کر) میرے دوست واٹسن! اس کے بغیر چارہ کار ہی نہ تھا۔ جب اس قسم کا زبردست

معاملہ آپڑتا ہو تو ہر شخص کو اپنی بہترین تدبیر سے کام لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ بہر حال میں خوش ہوں کہ اس وقت میرا ایک رقیب روسیاہ بھی پیدا ہو گیا ہے۔ جو میری صورت سے اسقدر جلتا ہے کہ اگر موقعہ پائے تو میرے ٹکڑے کر ڈالے۔ واقعی آج کی رات بھی کسقدر اعلیٰ درجہ کی رات ہے۔

میں۔ کیا آپ اس طوفانی موسم کو پسند کرتے ہیں؟

ہومس۔ ہاں یہ موسم میرے کام کا ہے۔ سنو واٹسن! آج رات کو میرا ارادہ ملورٹن کے ہاں چوری کرنے کا ہے۔

مسٹر ہومس کے یہ الفاظ سنتے ہی میں دم بخود رہ گیا۔ لرزہ براندام ہو گیا ع

کاٹو تو لہو نہیں بدن میں

ہومس کے منہ سے یہ الفاظ کچھ اسقدر متانت اور سنجیدگی سے نکلے تھے کہ ان سے عزم و استقلال اور صداقت برستی تھی جس طرح ایک تاریک اور طوفانی رات میں بجلی کی ایک چمک سے آنا فانا گرد و پیش کی تمام چیزیں سامنے آجاتی ہیں۔ اسیطرح بڑی سرعت کے ساتھ عالم خیال میں چوری کرنے کے جملہ نتائج و عواقب میری آنکھوں کے سامنے سے گزر گئے۔ یعنی ارتکاب، انکشاف، گرفتاری، سزا اور ایک مشہور و معزز شخص کی زندگی کا نہایت ذلت اور بے آبروئی کے ساتھ خاتمہ۔ اور گویا ~~اس وقت میں خود~~ کو ہومس کے رحم و کرم پر پڑا پاتا تھا۔ بالآخر میں گھبرا کر بولا۔

میں۔ ہومس! خدا کے واسطے پہلے سوچ سمجھ لو پھر کوئی قدم اٹھاؤ۔

ہومس۔ میرے عزیز دوست میں اس معاملہ پر پوری طرح غور کر چکا ہوں میں اپنا کوئی کام بغیر سوچے سمجھے اور ناعاقبت اندیشی سے نہیں کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی دوسرا طریقہ کار ممکن ہوتا تو میں ہرگز اس خطرناک کام کی طرف مائل نہ ہوتا۔ اب ذرا تمام معاملہ پر ٹھنڈے دل سے اور خوش اسلوبی کیساتھ غور و خوض کر لو۔ اتنی بات تو آپ ضرور تسلیم کریں گے کہ یہ اگرچہ عملاً مجرمانہ ہے لیکن اخلاقی نقطہ نظر سے اس کے ارتکاب میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی۔ ملورٹن کے گھر میں چوری کرنے کا مقصد بجز اس کے اور کچھ نہیں ہو کہ کسیطرح اس کی نوٹ بک اڑالی جائے۔ اور یہ ایک ایسا فعل ہے جس میں غالباً آپ میری امداد ضرور کریں گے۔

میں نے تمام معاملہ کو پھر اپنے دل میں دہرایا اور خوب اچھی طرح غور کیا۔

میں۔ اخلاقی نقطہ نظر سے بیشک یہ فعل مستحسن ہو سکتا ہے لیکن اب صرف اسقدر سوچنا باقی ہے کہ ایسی بصورت انکشاف کسقدر رجانیں جوکھیں اور عزت و آبرو کا کسقدر خطرہ ہے۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں

کہ جس وقت ایک خاتون کی عزت و آبرو کا معاملہ درمیان آپڑے تو کسی شریف اور بھلے آدمی کو اس قسم کی جوکھون کی پروا نہین کرنی چاہیئے۔

ہومس۔ تو پھر کیا آپ خطرے مین پڑنے کے لئے تیار ہین۔

مین۔ بہر حال اس کام مین خطرہ ضرور ہی۔ لیکن جب اوکھلی مین سر دیا تو پھر موسلون کا کیا ڈر

ہومس۔ لیکن سوائے اس کے وہ خطوط حاصل کرنے کا اور کوئی طریقہ سمجھ مین نہین آتا۔ اس بیچاری عورت کے پاس اتنا روپیہ ہی نہین جتنا وہ مردود طلب کرتا ہے۔ اور اس کے اعزا و اقارب اور دوست احباب مین کوئی ایسا شخص ہی نہین جس سے وہ اس معاملہ مین مدد لے سکے اور کل آخری دن مہلت کا ہی۔ اور اگر آج رات کو وہ خطوط ہم نے نہ اڑا لئے تو اس ملعون نے جو کچھ کہا ہی وہ ضرور کر گزرے گا۔ اور اس طرح ایک شریف زادی ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد ہو جائے گی۔ ایسے عالم مین اپنی موکل کو اس کی قسمت پر چھوڑ دون یا آج اپنی آخری تدبیر سے کام لے گزرون۔ واٹسن یہ ہمارے اور آپ کے درمیان باتین ہو رہی ہین تیسرے شخص کے فرشتہ کو بھی ان باتون کی خبر نہین بس سمجھ لو کہ یہ معاملہ میرے اور ملورٹن کے درمیان ایک شخص و ایک ... کا ... مقابلہ ہی اب جس کو خدا سرخرو کرے۔ تم دیکھ چکے ہو کہ جب اس شخص سے پہلے پہل گفتگو ہوئی تھی تو وہ کس طرح عمل کرتا تھا۔ لیکن اب مین نے سوچ لیا ہی کہ اس شخص کا مقابلہ کرنا میری خودداری اور میری عزت ناموس کے لئے لازمی ہوگیا ہی۔ بس یا تو آج وہ نہین یا مین نہین۔

مین۔ خیر اگرچہ مین اس فعل کو پسند نہین کرتا لیکن یہ ضرور جانتا ہون کہ کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ اچھا فرمائیے آج آپ رات کو کس وقت چلنا چاہتے ہین۔

ہومس۔ تو کیا آپ میرا ساتھ دینگے۔؟

مین۔ تو کیا آپ مجھے ساتھ نہین چلین گے۔ دیکھئے مین آپ سے قسم کھا کر کہتا ہون اور اس انگو آپ گرہ مین باندھ لین۔ کیونکہ مین نے آج تک اپنے قول کے خلاف نہین کیا اگر آپ نے اس چوری مین مجھے ساتھ نہ لیا تو مین گاڑی مین بیٹھ کر سیدھا تھانہ جاؤن گا اور وہان رپورٹ کر کے آپکو گرفتار کرا دون گا۔

ہومس۔ لیکن آپ میری مدد کیا خاک کر سکین گے۔

مین۔ آپ کو کیا معلوم ہی؟ آپ کیونکر بتا سکتے ہین کہ وہان کیا معاملہ گزرے گا۔ خیر جو کچھ بھی ہو مین نے اپنا ارادہ مصمم کر لیا ہی۔ کچھ آپ ہی ایسے شخص نہین ہین جنھین اپنی بات اور اپنی عزت و آبرو کا

خیال ہو۔ اور بھی ہیں۔

پہلے تو مسٹر ہومس اسیقدر برافروختہ سے نظر آئے لیکن بعدازاں اُن کے تیور کے بل دور ہوگئے اور انھوں نے محبت کے ساتھ اپنا ہاتھ میرے شانہ پر رکھا۔

ہومس۔ اچھا دوست تم ناراض نہو میں اور تم دونوں عرصہ دراز سے ایک ہی مکان میں رہتے آئے ہیں اور اگر یہیں واقعہ کے بعد دونوں جیل خانہ کی ایک ہی کوٹھری میں رہنے لگیں گے تو کوئی مضایقہ کی بات نہ ہوگی۔ واٹسن میں تم سے صاف کہتا ہوں کہ بعض اوقات میرے ذہن میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر میں دنیائے جرائم کے میدان میں قدم رکھوں تو نہایت اعلیٰ درجہ کا بدمعاش بن سکتا ہوں۔ آج مجھے اپنی تمام عمر میں اس کا پہلا موقعہ ملا ہے۔ لو اب ذرا یہ دیکھو۔

یہ کہکر مسٹر ہومس نے میز کی دراز میں سے ایک نفیس چرمی تھیلا نکالا اور اُسے کھول کر بہت سے نئے، خوبصورت اور چمکدار اوزار دکھائے جو چوروں کے کام کے تھے۔

ہومس۔ یہ دیکھو یہ چوری کرنے کا اعلیٰ درجہ کا سامان اور اوزار ہیں۔ آلہ نقب بھی سفید ملمع شدہ اور چمکدار ہے۔ یہ دیکھو ہیرے کی کنی کی نوک کا شیشہ تراش ہے۔ یہ دیکھو چابیوں کا گچھا ہے اور یہ تمام اوزار ایسے ہیں جو ہر ایک ترقی یافتہ تمدن ارتکاب سرقہ کے لئے پیش کر سکتا ہے یہ دیکھو چور لالٹین بھی ہے۔ ہر چیز ٹھیک ہے۔ اب یہ بتاؤ تمھارے پاس ایسے جوتے بھی ہیں جنکو پہنکر چلنے سے آہٹ نہ ہو؟

میں۔ ان ٹینس کھیلنے کے ربر کے تلے کے جوتے ہیں۔

ہومس۔ بہت ٹھیک! اور کوئی نقاب بھی ہے؟

میں۔ ہاں میں سیاہ ریشم کے ٹکڑوں کا نقاب بنائے لیتا ہوں۔

ہومس۔ الغرض اب یہ معلوم ہوگیا کہ چوری کرنے کی طرف تمھارا قدرتی رجحان طبع موجود ہے۔ بہت اچھا اب یہ بتاؤ کہ کیا تم نقاب بنا سکوگے اگر بنا سکو تو پھر ہم دونوں تھوڑا بہت کھانا کھا کر چلے چلتے ہیں۔ اب ساڑھے ۹ بجے ہیں ۱۱ بجے تک ہم گاڑی میں سوار ہو کر چرچ رو پہونچ جائینگے۔ پھر وہاں سے اپلڈور تاور تک پاؤ گھنٹہ کا راستہ ہے۔ الغرض ہم اس طرح آدھی رات سے پہلے کام پر لگ جاوینگے۔ ملورٹن بڑا پابند وقت ہے ہمیشہ رات ۱۰½ بجے بستر پر چلا جاتا ہے۔ اس کے بعد جو کچھ بھی ہو خواہ وہ خطوط ہاتھ لگیں یا نہ لگیں ہم یہاں ۲ بجے تک واپس آجائیں گے اور انشاء اللہ مجھے یقین کامل ہے کہ لیڈی ایوا کے خطوط

ہماری جیب مین ہو گئے۔

اسکے بعد ہومس اور مین نے اپنے شبروی کے کوٹ پہنے جس سے لوگون کو یہ معلوم ہوا کہ ہم لوگ تھیٹر جا رہے ہین یا گئے تھے۔ آکسفورڈ اسٹریٹ پہونچکر ہم نے ایک گاڑی کرایہ کی اور ہیمپسٹیڈ پہونچ گئے۔ یہان ہم نے گاڑی کا کرایہ ادا کیا۔ اور اپنے اوورکوٹ جسم سے خوب لپیٹ کر کیونکہ اسوقت ہوا تیز چل رہی تھی اور جسم کو کاٹتی ہوئی نکلجاتی تھی۔ ہم دونون قدم بڑھاے ہوے جھاڑیون کے کنارے کنارے روانہ ہوے۔

ہومس۔ دیکھئے جناب یہ ایسا معاملہ ہے کہ جسمین سخت احتیاط اور ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ ہو [illegible] ایوہ کے خطوط اور دیگر ایسے ہی کاغذات اس طور ن کے [illegible] ایک آہنی الماری یا تجوری کے اندر بند ہین اور اس کا کتب خانہ یا دارالمطالعہ [illegible] ہے۔ دوسری طرف جس طرح تمام تندرست و توانا آدمی دن بھر کام کرنے کے بعد خوب کھاتے اور خوب سوتے ہین اسی طرح یہ شخص بھی بستر پر قدم رکھتے ہی خواب گران مین مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور وہ میری جان یعنی آغسطہ کہتی ہے کہ نوکرون مین یہ بات مشہور ہے کہ آقا جب سوتا ہے تو کمبھکرن کی نیند سوتا ہے۔ اور اس کا جگانا ٹیڑھی کھیر ہو جاتا ہے۔ ملورٹن کا ایک معتمد خصوصی سکرٹری بھی ہے جو نہایت وفادار ملازم ہے۔ وہ شخص اس قدر خدمت گذار واقع ہوا ہے کہ دن بھر دارالمطالعہ سے نہین ٹلتا یہی وجہ ہے کہ ہم رات کے وقت وہان جا رہے ہین۔ علاوہ ازین ملورٹن ایک حرکت بھی کرتا ہے کہ وہ روز رات کے وقت ایک خونخوار کتا کھول دیتا ہے جو رات بھر باغیچہ مین گھومتا رہتا ہے کل اور پرسون کچھ دیر تک میری ملاقات آغسطہ سے ہوئی تھی۔ اور جب مین وہان جاتا ہوا تو وہ اس خونخوار کتے کو قفل مین بند کر دیتی تا کہ [illegible]۔ وہ دیکھو وہ جو سامنے بڑا سا مکان نظر آتا ہے وہی مکان ملورٹن ہے۔ اس کے چارون طرف کی زمین اور باغیچہ بھی ملورٹن کی ملکیت ہے اچھا لو اب پھاٹک مین داخل ہو جاؤ اور باغیچہ مین چھپ جاؤ۔ اب یہان منہ پر نقاب ڈال لو دیکھو مکان مین روشنی کا پتہ نشان نہین ہے۔ ہر بات ہمارے موافق نظر آرہی ہے۔

اس کے بعد ہم دونون نقاب پوش ہو گئے۔ کالے کالے نقاب منہ پر پڑتے ہی ہم ایسے نظر آنے لگے گویا ہم لندن بھر کے چھٹے ہوے بدمعاش اور جرائم پیشہ لوگ ہین۔ یہان سے ہم دونون چھپتے چھپاتے نظرین بچاتے دبے پاؤن مکان کی طرف بڑھے جہان سائبان چھایا ہوا تھا۔ مکان کے ایک طرف دور تک کھپریل دار برآمدہ چلا گیا تھا جسمین جنگلے کھڑکیان اور دروازہ بنے تھے۔

ہومس - دیکھو یہ لورٹن کے سونے کا کمرہ ہے اور یہ دروازہ ٹھیک دارالمطالعہ مین کھلتا ہو۔ بس یہی دروازہ ہمارے لیئے ٹھیک ہوگا۔ لیکن مصیبت یہ ہو کہ علاوہ چٹکنی لگنے کے دروازہ مقفل بھی ہے اور اگر ہم نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو شور مچیگا جس سے ممکن ہو تمام گھر بیدار ہو جائے۔ اچھا اب یہاں سے گھوم کر ادہر چلو۔ وہ سامنے ایک کمرہ ہو جسمین گرم مالک کے پھولون کے گملے سجے ہوے ہین اور اُس کا دروازہ نشست کے کمرہ مین کھلتا ہو۔

کمرہ بند اور مقفل تھا لیکن مسٹر ہومس نے شیشہ کاٹنے والے قلم سے کام لیکر کھڑکی کا ایک شیشہ کاٹ ڈالا اور پھر اندر ہاتھ ڈال کر چابی سے قفل کھول لیا۔ ادہر ہم نے کمرہ کے اندر قدم رکھا اور ادہر ہم قانون کی نظرون مین مجرم ہوگئے۔ کمرہ کے اندر پھولون کی تیز بو بسی ہوئی تھی جس سے ہمارا دم گھٹنے لگا۔ علاوہ ازین کمرہ کے اندر کی ہوا بھی گرم تھی۔ مسٹر ہومس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور تیزی کے ساتھ جھاڑیون کے برابر برابر جو کمرے مین اگی ہوئی تھین لیکر آگے بڑہا۔ ہومس کی نظرین بڑی تیز تھین اور اندہیرے مین وہ تمام چیزون کو اسی طرح دیکھ لیتا تہا جس طرح بلی یا دیگر جنگلی جانور دیکھ لیتے ہین۔ الغرض وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوے آگے بڑہا اور ایک دروازہ کھول کر کمرہ کے اندر گھسا۔ اندہیرے مین مجکو خفیف سا نظر آیا کہ ہم ایک بڑے کمرے مین داخل ہوے ہین جس مین تمباکو کی بو بسی ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ کسی شخص نے تہوڑی ہی دیر پہلے اس کمرہ مین سگار پیا ہو۔ مسٹر ہومس فرنیچر کو ٹٹولتے ہوے آگے بڑہتے رہے۔ پھر دوسرا دروازہ کھولا۔ اور دوسرے کمرے مین گھستے ہی اُسے بند کر دیا۔ مین نے جو ادہر ادہر ہاتھ بڑہا کر ٹٹولا تو دیوار پر چند کوٹ لٹکتے نظر آئے۔ معلوم ہوا کہ ہم لوگ ابھی تک کسی راستہ مین سے گذر رہے ہین۔ ہم چلتے رہے۔ تہوڑی دیر بعد مسٹر ہومس نے باہستگی تمام داہنی طرف ایک اور کمرہ کا دروازہ کھولا۔ دروازہ کھولتے ہی کوئی چیز جھپٹ کر ہم پر حملہ آور ہوئی۔ بس دم بخود رہ گیا۔ میرا دل دھڑکنے لگا اور قریب تہا کہ میرے منہ سے چیخ نکل جاے۔ کہ یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ حملہ کرنے والی چیز ایک بلی تھی جو کمرہ کھلتے ہی ڈر کر بھاگی تھی۔ اس نئے کمرے مین آگ روشن تھی اور اس کمرہ مین بھی تمباکو کا دہوان بسا ہوا تہا۔ مسٹر ہومس پاؤن کی انگلیون کے بل کمرہ مین داخل ہوے۔ یہ کمرہ ملورٹن کا دارالمطالعہ تہا ہومس نے میرا انتظار کیا جب مین بھی اُس کے پاس پہونچگیا تو اُس نے آہستہ سے دروازہ بند کر دیا کمرہ مین سامنے ایک اور دروازہ تہا جو لورٹن کے کمرہ خواب مین جاتا تہا۔

کمرہ کے اندر آگ خوب روشن تھی اور اُس کی روشنی اس قدر کافی تھی کہ تمام سامان بخوبی نظر آرہا تہا۔ دروازہ کے قریب ہی برقی روشنی کا بٹن لگا ہوا تہا لیکن اس وقت روشنی کرنا فضول تہا۔

آتشدان کے ایک طرف ایک بھاری پردہ پڑا ہوا تھا جس نے وہ کھڑکی ڈھک رکھی تھی جو ہم نے باہر سے دیکھی تھی۔ دوسری طرف وہ دروازہ تھا جو برآمدہ میں کھلتا تھا۔ وسط میں ایک لکھنے پڑھنے کی میز تھی جس کے سامنے ایک گھومنے والی کرسی بچھی ہوئی تھی جس پر سرخ مراکشی چمڑے کی گدیاں اور تکیے لگے ہوئے تھے اس میز کے سامنے ایک بہت بڑی الماری کتابوں سے بھری ہوئی تھی جس کے بالائی تختہ پر ایتھینی دیوی کا مرمریں نیم تن مجسمہ تھا۔ کمرہ کے گوشہ میں کتابوں کی الماری اور دیوار کے درمیان ایک بڑی آہنی الماری یا تجوری تھی جس پر سبز رنگ چڑھا ہوا تھا۔ اور جس کے پیتل کے پیچ پرزے آگ کی روشنی میں سونے کی طرح چمک رہے تھے۔ مسٹر ہومز دبے پاؤں اس الماری کے پاس پہنچے اور غور سے دیکھنے لگے۔ بعد ازاں وہ کمرہ خواب کے پاس گئے اور گردن ٹیڑھی کر کے کان لگا کر سنتے رہے۔ لیکن اندر سے کوئی آواز نہیں آتی تھی۔ اسی اثنا میں مجھے خیال آیا کہ اگر ضرورت پڑی تو باہر والے دروازہ سے نکل جانا قرین مصلحت ہوگا۔ لہذا میں نے اس دروازہ کو خوب غور سے دیکھا لیکن یہ بات معلوم کر کے مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ اس دروازہ میں نہ تو سٹکنی لگی ہوئی تھی اور نہ وہ مقفل تھا۔ یہ دیکھتے ہی میں مسٹر ہومز کے پاس گیا اور اس کا بازو پکڑ کر اشارہ کیا چنانچہ انہوں نے بھی اپنا نقاب پوش چہرہ اسی طرف موڑا اور دیکھنے لگے۔ دفعتاً وہ چونکے اور گھبرائے اور جو حیرت مجھ پر طاری تھی وہی ان پر بھی طاری ہوگئی۔ وہ اپنا منہ میرے کان کے برابر لائے اور آہستہ سے بولے۔

ہومس۔ یہ بات تو ٹھیک نہیں ہوئی۔ اور میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ بہر حال یہ وقت ضائع کرنے کا نہیں ہے۔

میں۔ کیا میں کچھ کر سکتا ہوں۔؟

ہومس۔ ہاں دروازہ کے برابر کھڑے ہو جاؤ۔ اگر تم کسی شخص کے آنے کی آہٹ سنو تو اندر کی طرف دروازہ کی سٹکنی لگا دو۔ اس طرح ہم جس راستے سے آئے تھے اسی راستے سے نکل جائیں گے اور اگر کوئی شخص دوسری طرف سے آیا تو ہم اپنا کام کرنے کے بعد اسی دروازہ سے نکل جاوینگے۔ اور اگر نکل جانے کا موقعہ نہ ہوا تو ان پردوں کے پیچھے چھپ جاوینگے۔ اب آپ سمجھ گئے۔

میں نے سر ہلا کر اثبات میں جواب دیا اور دروازہ کے برابر کھڑا ہو گیا۔ پہلا احساس خوف کا جو مجھ پر طاری ہوا تھا وہ رفع ہو گیا۔ اور اب میں پہلے سے زیادہ جوش اور شوق سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ اللہ اللہ ایک دن وہ تھا جب ہم جرائم پیشہ لوگوں کا تعاقب کر کے تائید و حمایت قانون کے دعویدار ہوتے تھے یا آج یہ دن ہے کہ ہم بڑے ذوق و شوق سے قانون شکنی کر رہے ہیں۔ اس امر کا

علم کہ ہمارا مقصد بہت اعلیٰ وارفع ہے، اور اس امر کا احساس کہ ہم جو کچھ کر رہے ہین اُس مین خود غرضی اور کمینہ پن کا شمہ نہین ہے۔ اور یہ کہ ہمارا مقابلہ ایک بیحد پاجی شخص سے ہے۔ یہ تمام باتین ہمارے ذوق و شوق کو دو بالا کر رہی تہین۔ بجائے اس کے کہ ہم خود کو قصوروار اور قانون شکن سمجھتے ہم تمام جوکھون اپنے سر لینے کو تیار تھے اور ہمارے دل بڑھے ہوئے تھے۔

مین نے دیکھا کہ مسٹر ہومس نے اپنے اوزارون کا تھیلا کھولا اور نہایت غور و خوض اور پوری احتیاط کے ساتھ انھون نے ایک ضروری اور مناسب اوزار نکالا مین یہ بھی جانتا تھا کہ آہنی الماری کھولنے مین اُن کو ایک خاص ملکہ حاصل ہے اور مین یہ بھی دیکھ رہا تھا کہ وہ اس وقت اپنے سامنے اس سبز رنگ تجوری کو دیکھ کر کسقدر خوش ہو رہے تھے۔ جو اپنے آہنی سینہ مین ایک خزانہ اسرار یعنی لیڈی ایوہ کے خطوط دبائے ہوے تھی۔ وہ خطوط جن پر اس حسین و جمیل اور حوصلہ مند عورت کی عزت و آبرو اور آیندہ زندگی منحصر تھی بلکہ بعض دیگر اشخاص کی بھی عزت و ناموس کا سامان جس کے اندر موجود تہا۔

آستینین چڑہا کر مسٹر ہومس نے ایک نوکدار آلۂ نقب اور دو برمے نکالے۔ اور پیچون کا گچھا بہی سامنے رکہا۔ مین اس وقت مرکزی دروازہ پر کھڑا ہوا تہا۔ اور میری آنکھین اُس وقت اُن کی تمام حرکتین دیکھ رہی تھین۔ اور مین ہر اتفاق کا مقابلہ کرنے کو تیار تہا۔ اگرچہ مین نے ابھی یہ اپنے دل مین قائم نہین کی تھی کہ اگر کسی قسم کی مزاحمت ہوئی تو مین کیا کارروائی کرونگا۔

مسٹر شرلاک ہومس تقریباً نصف گھنٹے تک پوری محنت سے کام کرتے رہے۔ کبھی وہ ایک اوزار سے کام لیتے تھے کبھی دوسرے سے۔ اور جس اوزار سے بھی کام لیتے تھے تو اس طرح لیتے تھے گویا وہ بہت بڑے ہوشیار اور تجربہ کار مستری ہین۔ بالآخر ایک کھٹکے کی آواز سنائی دی اور اس بڑی سبز رنگ آہنی الماری کا دروازہ کھلا۔ مین نے دیکھا تو اس کے اندر کاغذات کے بہت سے بنڈل نظر آتے تھے۔ ہر بنڈل سلیقہ کے ساتھ ایک ریشمی فیتہ یا ربڑ کے ڈورے سے بندہا اور مہر لگا ہوا تھا اور ہر بنڈل پر شخص یا اشخاص متعلقہ کا نام درج تھا۔

مسٹر ہومس نے ان [illegible] سے ایک نکال لیا لیکن چونکہ روشنی بہت کم تھی اس لئے اس بنڈل کی تحریر کا پڑھنا دشوار تہا اس لئے مجبور ہو کر انھون نے اپنی چور لالٹین نکالی۔ اس وقت برقی روشنی کے لئے بٹن دبانا خطرہ سے خالی نہین تھا کیونکہ [illegible] پڑے سوتے تھے۔ اسی اثنا مین کیا دیکھتا ہون کہ مسٹر ہومس دفعتاً چونکے [illegible]

کان لگا کر سننا شروع کیا۔ پھر لمحہ بھر بعد انھون نے آہنی الماری کا دروازہ بند کیا۔ پنے اوزار جلدی جلدی تھیلے مین رکھے تھیلے کو جیب مین ڈالا اور جھپٹ کر اُن پردون کے پیچھے کھڑے ہوگئے جو کھڑکیون پر پڑے ہوے تھے - اور مجھے بھی اشارہ کرکے ہدایت کی کہ مین بھی اُن کی طرح پس پردہ آچھپون۔

مین اگرچہ بدحواس نہین تہا لیکن میرے حواس واقعی میرے قبضہ مین نہین تھے مین ایک بے جان چیز تہا جو کٹھ پتلی کی طرح شرلاک ہومس کے اشارہ پر کام کرتا تھا۔ مین ایک بیجان آلہ تہا اور شرلاک ہومس کاریگر تھے۔ مجھے اس وقت کچھ معلوم نہیں تھا کہ مسٹر ہومس نے کیا سنا! وہ کیون گھبرائے اور کیون پس پردہ جا چھپے۔ لیکن مین چونکہ اُن کی ہر ہدایت پر بے چون وچرا عمل کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ اس لئے بلا پس وپیش مین اُن کا اشارہ پاتے ہی پردون کے پیچھے جا کھڑا ہوا اور چھپکر پردہ کی آڑ سے ادہر اُدہر جھانکنے لگا۔ لیکن مسٹر ہومس نے میرا ہاتھ دبایا اور ایسا کرنے سے منع کردیا۔ لہذا مین بے حس و حرکت قطعی ساکت کھڑا ہوگیا۔





حسین قاتل

اس کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ مسٹر شرلاک ہومس کے تیز حواس خمسہ نے کیا بات پہلے سے محسوس کی تھی جو وہ اس عجلت کے ساتھ پردہ کے پیچھے پناہ لینے پر مجبور ہو گئے تھے۔ بات یہ تھی کہ مکان کے اندر کسی جگہ سے کسیقدر شور کی آواز آ رہی تھی۔ فاصلہ پر ایک دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ بعد ازاں کچھ باتوں کی آوازیں آئیں۔ جو سمجھ میں نہیں آتی تھیں۔ اس کے بعد دو آدمیوں کے پاؤں کی آہٹ سنائی دینے لگی۔ اور معلوم ہوا کہ دو شخص لمبے لمبے قدم رکھتے ہوئے تیزی سے سیدھے اس کمرے کی طرف آ رہے ہیں جہاں ہم لوگ چھپے ہوئے تھے۔ یہ لوگ کمرہ سے باہر راستہ میں تھے چلتے چلتے وہ دونوں دروازہ پر آ کر ٹھہر گئے۔ پھر دروازہ کھلا۔ ایک کھٹکے کی آواز ہوئی۔ بجلی کی روشنی کا بٹن دبا اور تمام کمرہ بجلی کی روشنی سے جگمگا اٹھا۔

اس کے بعد دروازہ پھر بند ہو گیا اور سگار کے دھوئیں کی بو ہماری ناک میں آنے لگی۔ پھر ایسا معلوم ہونے لگا کہ وہ لوگ کمرہ میں کبھی ادھر کبھی ادھر پھرتے ہیں۔ اور یہ ان کا ٹہلنا ہم سے صرف چند گز کے فاصلے پر ہو رہا تھا۔ اس کے بعد کسی کے کرسی پر بیٹھنے کی آواز آئی اور ٹہلنا پھرنا بند ہو گیا۔ پھر قفل میں کنجی گھسنے اور قفل کھلنے کی آواز سنائی دی۔ پھر ایسا معلوم ہوا گویا کاغذ نکالے جا رہے ہیں۔ اب تک تو میری ہمت تاک جھانک کرنے کی نہیں ہو رہی تھی۔ لیکن اب میں نے پردہ کی دراز سے آنکھ لگا کر دیکھنا شروع کیا۔ میں نے دیکھا کہ مسٹر ہومس بھی میری طرح پردہ کی درز پر آنکھ لگا کر دیکھ رہے ہیں۔

ہمارے سامنے اور ہم سے صرف چند گز کے فاصلہ پر مسٹر مورٹن کی پشت تھی اب ہم کو معلوم ہوا کہ ہم نے اس شخص کی نقل و حرکت کا اندازہ کرنے میں غلطی کی تھی۔ اب معلوم ہوا کہ وہ شخص ہرگز خواب میں گیا ہی نہیں تھا۔ بلکہ برابر کے کسی کمرہ میں بیٹھا ہوا سگار پی رہا ہوگا جس کی کھڑکیاں ہم نے نہیں دیکھی تھیں۔ اس کی "فارغ البال" مشہوری جو راستے کی طرف کھلا کرتی تھی ہمارے

سامنے تھی۔

وہ اپنی گھومنے والی کرسی پر پیچھے کی طرف ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا [illegible] ٹانگیں سامنے کی طرف پھیلی ہوئی تھیں اور اس کے منہ میں سگار [illegible] رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کچھ [illegible] کاغذات تھے۔ وہ سگار کے دھوئیں اڑاتا اور بے فکری سے [illegible] کاغذات پڑھتا جاتا تھا۔ اس وقت اسکے رنگ ڈھنگ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کمرہ چھوڑ کر جانے والا نہیں ہے۔

مسٹر ہوس نے میرا ہاتھ پکڑ کر [illegible] کسی قسم کی گھبراہٹ طاری نہیں ہوئی۔ بات صرف اس قدر تھی [illegible] کا دروازہ پوری طرح بند نہیں ہوا تھا اور بہت ممکن تھا کہ مسٹر ملورٹن کسی وقت اس طرف متوجہ ہوں اور ہماری کارگزاری دیکھ لیں میں نے اپنے دل میں [illegible] کر لیا تھا کہ اگر ملورٹن نے مجھے دیکھ لیا۔ تو میں فوراً اس کو جا دبوچوں گا۔ اور اسپر اپنا اوورکوٹ ڈال کر ہاتھ پاؤں باندھ دوں گا۔ پھر اس کے بعد مسٹر ہیس جانیں اور ان کا کام۔ لیکن ملورٹن اپنے [illegible] کے مطالعے میں کچھ اس قدر محو تھا کہ اس نے ہماری طرف توجہ ہی نہیں کی۔ وہ اپنے [illegible] کاغذات کی ورق گردانی میں مصروف رہا

اس کے بعد مجھے خیال آیا کہ کاغذات پڑھنے اور سگار ختم کرنے کے بعد غالباً وہ اپنے کمرہ میں چلا جائے گا لیکن قبل اس کے کہ وہ کاغذات ختم کرے یا اپنا سگار پورا [illegible] ایک [illegible] نے دوسرا رخ اختیار کیا جسکی وجہ سے ہمارے خیالات بھی اس طرف منتقل ہو گئے۔

میں نے کئی بار دروازے سے دیکھا کہ ملورٹن [illegible] اپنی گھڑی کو دیکھتا ہوا ایک مرتبہ اپنی جگہ سے اٹھا اور پھر بیٹھ گیا۔ اس وقت اس کی حالت سے اضطراب اور بے چینی کا اظہار ہوتا تھا۔ ہم لوگوں کو خیال بھی نہیں تھا کہ اس قدر رات گئے وہ کسی سے ملاقات کرنے کا [illegible] ہے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد میں نے ایک آواز، ایک خفیف سی آواز سنی گویا برآمدہ میں سے آرہی تھی۔ یہ آواز سنتے ہی ملورٹن نے اپنے کاغذات ہاتھ سے رکھ دیے اور ٹھیک ہو کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اسی قسم کی آواز پھر سنائی دی۔ پھر اس کے بعد کسی نے آہستہ آہستہ دروازہ کھٹکھٹایا۔ ملورٹن اٹھا اور اس نے دروازہ کھول دیا۔ ایک شخص اندر داخل ہوا۔

ملورٹن۔ (درشتی سے) دیکھئے جناب آپ نے پورے گھنٹہ کے قریب دیر کر دی ہے۔

الغرض یہی وجہ تھی کہ جو ہم رات گئے تھے تو ملورٹن بیدار تھا اور اس کے کمرہ کا دروازہ مقفل نہیں ہوا تھا۔

آنے والے شخص کی طرز رفتار سے ظاہر ہوا کہ وہ ایک عورت ہے۔ اس وقت ملورٹن کا رخ جو اتفاقاً ہماری طرف تھا۔ اس نے پردہ کی درز بند کر دی لیکن اس عورت کے دیکھنے کے لئے طبیعت بے قرار ہو گئی۔ اور میں نے تھوڑی دیر بعد پھر پردہ کی درز پر آنکھ لگا لی۔ اب ملورٹن میز کے پیچھے بیٹھ گیا تھا۔ اور اس کے منہ سے بے حد نخوت و غرور ظاہر ہوتا تھا۔ بجلی کی روشنی سے تمام کمرہ جگمگا رہا تھا۔ اور ملورٹن کے سامنے ایک سرو قامت نازک اندام سیاہ پوش عورت کھڑی ہوئی تھی اور اس نے اپنا تمام جسم ایک چادر میں لپیٹ رکھا تھا۔ اس کا نازک بدن سر سے پاؤں تک خوف سے بری طرح کانپ رہی تھی۔

ملورٹن۔ جناب آپ کی وجہ سے مجھے اسقدر رات گئے تک بیٹھنا پڑا۔ بہرحال چونکہ آپ تشریف لے آئی ہیں لہذا اس تمام تکلیف کی تلافی ہو جائے گی۔ سبب تو یہ ہے کہ آپ کسی اور وقت آ ہی نہیں سکتی تھیں۔ کیوں یہی ہے نا!

عورت نے سر ہلا کر اثبات میں جواب دیا۔

ملورٹن۔ خیر اگر آپ ہیں آ سکتی تھیں تو نہ سہی۔ اگر بیگم صاحبہ کسقدر سخت واقع ہوئی ہیں تو غیر آپ اس وقت ان سے بدلا لے سکتی ہیں لیکن معاذ اللہ! آپ اسقدر کانپ کیوں رہی ہیں۔ ذرا حواس درست کر لو۔ اور آدمی بنو۔ اپنی جگہ بیٹھو اور معاملہ کی باتیں کرو۔

یہ کہہ کر ملورٹن نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک تحریر نکالی۔

ملورٹن۔ آپ کہتی ہیں کہ آپ کے پاس پانچ خط ایسے ہیں جن سے کاؤنٹس ڈی البرٹ کے چال چلن کی صحیح کیفیت ہوا ہے۔ آپ ان پانچوں خطوط کو فروخت کرنا چاہتی ہیں۔ بہتر ہے میں بھی انہیں خرید لینا چاہتا ہوں۔ اب صرف تعین قیمت کا معاملہ باقی رہ گیا ہے۔ لیکن اس سے پہلے میں ان خطوط کو دیکھ لینا چاہتا ہوں۔ اگر وہ واقعی کارآمد ہیں تو .....

وہ چونک کر۔ یا اللہ! یہ آپ ہیں۔ آپ یہاں کیونکر تشریف لائیں۔

اس وقت اس نازنین نے جو ملورٹن کے سامنے موجود تھی۔ اپنی چادر اور نقاب اتار دی تھی ملورٹن کو پہلے یہ خیال تھا کہ وہ کوئی اور عورت ہے لیکن اب اس کی صورت دیکھتے ہی ہکا بکا ہو گیا۔ حسینہ کا رنگ کسقدر رشام برق واقع ہوا تھا۔ خط و خال باریک اور وضع قطع نہایت خوبصورت تھی۔ ناک بلند اور کسقدر خمیدہ تھی۔ ابرو سیاہ اور بھرے ہوئے تھے آنکھیں چمکدار اور تیز نظر تھیں۔ لب باریک اور گلاب کی پنکھڑیوں کی طرح خوبصورت تھے لیکن اس وقت اس حسینہ

کھڑے پر کسیقدر خطرناک تبسم طاری تھا۔
حسینہ۔ جی ہان۔ مین ہون وہ جس کی زندگی آپنے تباہ کر دی ہو۔
یہ فقرہ سنکر ملورٹن ہنسا لیکن اس کی ہنسی مین کسیقدر گھبراہٹ اور خوف ملا ہوا تھا
ملورٹن۔ آپ بھی تو بیحد ضدی واقع ہوئی ہین۔ آپ کی ضد نے ہی مجھے آخری چارہ کار پر عمل کرنے کے لئے مجبور کیا۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ مین اپنی طبیعت سے اسقدر مرنجان مرنج واقع ہوا ہون کہ کبھی کسی شخص کا دل دکھانا پسند نہین کرتا۔ لیکن کیا کیا جائے معاملہ تو آخر معاملہ ہی ہوتا ہے۔ آپ ہی بتائین کہ مین اور کیا کر سکتا تھا۔ مین نے تو تمت بھی ایسی تھوڑی رکھ دی تھی کہ اگر چاہتین تو فوراً ادا کر دیتین لیکن آپنے تو ادا کرنا ہی نہ چاہا۔
حسینہ۔ اسیوجہ سے تم نے میرے خط میرے شوہر کے پاس بھیجدیئے۔ آہ وہ اسقدر شریف آدمی واقع ہوا ہو کہ مین اس کی جوتیان سیدھی کرنے کے بھی قابل نہین۔ اسوقت دنیا بھر مین اس سے زیادہ شریف آدمی کوئی دوسرا نہو گا۔ آہ تم نے وہ حرکت کی کہ خط پڑھتے ہی اُس شریف آدمی کا دل ٹوٹ گیا اور وہ جان بحق تسلیم ہو گیا۔ تمھین یاد ہو گا کہ کل رات جب مین اُس دروازہ سے ہو کر یہان آئی تو مین نے تمھاری کسقدر منت سماجت کی تھی لیکن تمھارے پتھر کے دل مین رحم آنا تھا نہ آیا تم نے اسقدر غرور و نخوت سے کام لیا کہ تم میری مصیبت اور منت خوشامد پر ہنسنے جس طرح تم اسوقت ہنس رہے ہو۔ او بزدل شخص تیرا دل اس وقت بھی پتھر کا بنا ہوا ہے۔ ہان تم کو یہ خیال نہین تھا کہ مین پھر بھی یہان کبھی آؤن گی۔ لیکن اُسی روز رات کو مجھے معلوم ہوا کہ مین تم سے کس طرح ملون اور تنہا ملون۔ اب بتاؤ مسٹر چارلس آغسٹس ملورٹن صاحب آپ کیا کہنا چاہتے ہین۔
ملورٹن (کھڑا ہو کر) اس خیال خام مین نہ رہنا کہ تم مجھے اس طرح پریشان کر سکتی ہو۔ اگر مین چاہون تو بس ذراسی آواز دیکر اپنے نوکرون کو بلا سکتا ہون اور تمھین گرفتار کرا کے پولیس کے حوالہ کر دون گا۔ لیکن خیر چونکہ نقصان اُٹھانے کے بعد آپ کا غضب ناک ہونا قدرتی امر ہو اسلئے مین رعایت کرتا ہون۔ بس اب تمھارے لئے یہی بہتر ہے کہ جس طرح آئی ہو اسی طرح کمرہ سے چلی جاؤ۔ بس اس سے زیادہ مین اور کچھ کہنا نہین چاہتا۔
لیکن حسینہ اُسی شان کے ساتھ کھڑی ہوئی تھی۔ اُس کے ہاتھ سینہ کی جیب مین پڑے ہوئے تھے اور وہی خطرناک تبسم اس کے لبون پر نمایان تھا۔
حسینہ۔ نیکو دوست ملورٹن اب وہ دن دور گئے جب ذلیل جان فاختہ اُڑایا کرتے تھے جسطرح

تم نے میری زندگی برباد کی اُس طرح اب تم دوسروں کی زندگی تباہ نہیں کر سکو گے۔ اور جس طرح تم نے میرا دل دُکھایا اب تم دوسروں کا دل نہ دُکھا سکو گے۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ایک زہریلے ناگ ایک مہذب بدمعاش، ایک سفید پوش غنڈے، اور ایک پاجی شیطان سے دنیا کو پاک کر دوں۔ لے اور سنبھال لے !!! لے !!! اور لے !!!!

حسینہ نے اپنی سینہ کی جیب سے ایک چمکدار چھوٹا سا ریوالور نکالا۔ اور ملورٹن کے سینہ پر تان کر فیر پر فیر کرنا شروع کر دیئے۔ ریوالور کی نال ملورٹن کے سینہ سے صرف ۲ فٹ کے فاصلہ پر تھی۔ ملورٹن اُٹھا۔ اس کا پاؤں ڈگمگایا اور وہ میز پر گر پڑا۔ اس وقت اس کو سخت کھانسی اُٹھ رہی تھی اور اُس کے ہاتھ کاغذات پر تھے۔ وہ پھر اُٹھا حسینہ نے ایک گولی اور رسید کی بس اس کے بعد وہ فرش پر گر پڑا۔

ملورٹن۔ آہ مار ڈالا۔

اس کے بعد وہ خاموش ہو گیا۔ اس کی لاش بے حس و حرکت فرش پر پڑی ہوئی تھی۔ حسینہ نے لاش کو غور سے دیکھا۔ اُس کا جذبۂ انتقام جوش میں تھا۔ اس نے ملورٹن کے منہ پر ایک ٹھوکر رسید کی پھر اُس کی صورت کو دیکھا لیکن اب وہاں کیا دھرا تھا۔ طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر چکا تھا۔ لاش بے حس و حرکت فرش پر پڑی ہوئی تھی۔ اس کے بعد دروازہ کھلا۔ باہر کی سرد ہوا کا جھونکا کمرہ میں داخل ہوا اور وہ خونخوار حسینہ دیکھتے دیکھتے چھلاوہ کی طرح نظروں سے غائب ہو گئی۔

اس وقت اگر ہم لوگ دخل بھی دیتے تو بھی ملورٹن کی جان نہیں بچ سکتی تھی لیکن جب وقت وہ قاتل حسینہ ملورٹن کے جسم سے گولی پر گولی پار کر رہی تھی اُس وقت میرا ارادہ ہوا کہ میں پردہ سے نکل کر اُس کا ہاتھ پکڑ لوں لیکن مسٹر شرلاک ہومس کا سرد اور آہنی ہاتھ میری کلائی پر پڑا اور مجھے باہر نکلنے سے روک لیا مطلب یہ تھا کہ ہم کو اس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں۔ حق و انصاف نے اُس سفید پوش غنڈے کا گلا آ دبوچا ہے اور اب اُسے کوئی شخص نہیں بچا سکتا ہو۔ علاوہ ازیں ہمیں اپنا کام درپیش تھا اور خود اپنے مقاصد پورے کرنے تھے۔

لیکن وہ حسین قاتل مشکل تمام کمرے سے باہر نکلا ہوگا کہ مسٹر ہومس جلد جلد لیکن دبے پاؤں پردہ سے باہر نکلے اور دوسرے دروازہ پر پہونچ گئے۔ انھوں نے قفل میں کنجی لگائی۔ اُسی وقت

چارون طرف سے گھر مین آوازین آنا شروع ہو گئی تہین - لوگ ادہر ادہر بھاگے پھر رہے تھے - ریوالور کے فیرون نے گھر بھر کو بیدار کر دیا تھا لیکن مسٹر ہومس نے پورے اطمینان سے قدم بڑہایا اور آہنی الماری کے پاس پہونچے - اور دونون ہاتھون سے کاغذات کے بنڈل نکال کر آتشدان مین پھونکنے شروع کر دیے - یہی عمل انہون نے کئی بار کیا حتی کہ الماری مین کاغذ کا ایک پرزہ بھی باقی نہ چھوڑا -

اتنے مین کسی شخص نے دروازہ کا ہینڈل گھما اور دروازہ کے باہر کھٹکھٹایا - مسٹر ہومس نے جلدی سے ادہر ادہر دیکھا - وہ خط جو ملورٹن کے لیے پیغام موت لایا تہا وہ آغشتہ بخون میز پر پڑا ہوا تہا - مسٹر ہومس نے اس خط کو بھی آگ مین جھونک دیا - اس کے بعد انھون نے باہر کے دروازہ مین سے کنجی نکالی مجھے دروازہ سے نکالا اور اس کے بعد میرے پیچھے آکر دروازہ بند کر دیا -

ہلومس - ادہر سے آؤ واٹسن! ادہر سے - اس طرف سے ہم باغ کی دیوار پہاند کر نکل جائینگے -

مجھے ہرگز خیال نہین تہا کہ تمام گھر اسقدر جلد بیدار ہو جائے گا - مین نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ عالیشان محل بقعۂ نور بنا ہوا تہا - سامنے کا دروازہ کھلا ہوا تہا اور لوگ دہلون پر ادہر ادہر دوڑے پھرتے تھے - تمام باغ مین آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے اور جس وقت ہم برآمدہ سے نکل کر باغ مین پہونچے تو ایک شخص نے ٹوکا - اور ہمارے پیچھے دوڑا لیکن مسٹر ہومس یہان کے چپہ چپہ سے واقف نظر آتے تھے - وہ چھوٹے چھوٹے پودون کے ایک تختہ مین ہو کر بھاگے - مین ان کے پیچھے پیچھے تہا - اور وہ شخص جس نے ہم کو ٹوکا تہا وہ تیزی کے ساتھ ہمارے پیچھے دوڑا ہوا آ رہا تہا -

اس وقت ہمارے سامنے ۶ فٹ اونچی ایک دیوار تھی - چنانچہ ہم دونون اُچک کر دیوار پر چڑھ گئے - اور دوسری طرف پھاند پڑے - مسٹر ہومس تو صاف پھاند گئے لیکن جس وقت مین پھاندنے لگا تو اس شخص نے جو ہمارے پیچھے دوڑا آ رہا تہا میرے پاؤن کا گٹا پکڑ لیا - لیکن مین نے پاؤن مار کر اور تڑپ کر پاؤن چھڑا لیا - اور دوسری طرف اوندھے منھ گرا منھ ٹوٹ گیا - ناک بیٹھ گئی - میری عجیب حالت تھی لیکن مسٹر ہومس نے مجھے سہارا دیکر فوراً اٹھایا اور پھر تو ہم دونون اس بری طرح سے سر پر پاؤن رکھ کر بھاگے کہ بس خدا کی پناہ پیچھے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا اور بھاگتے ہی چلے گئے - اور اسی بدحواسی کی بھاگ دوڑ مین تقریباً دو تین میل نکل گئے - ہمارا دم پھول گیا تہا - ہم دونون پسینہ پسینہ اور بدحواس ہو رہے تھے -

بالآخر مسٹر شرلاک ہومس رُکے اور کھڑے ہو کر کان لگا کر سننے لگے۔ لیکن اب کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ ہمارے پیچھے اور چاروں طرف کامل سکوت اور سناٹا طاری تھا۔ اب کوئی شخص ہمارے پیچھے بھی نہیں آرہا تھا۔ الغرض بدقت تمام ہم اپنے تعاقب کنندوں کو دھوکا دیکر بچ نکلنے میں کامیاب ہوے۔

الغرض اس قدر بھاگ دوڑ کے بعد اب ہم دونوں ہر طرح محفوظ تھے۔ اس کے بعد ہم دونوں پیادہ پا چلتے چلتے۔ ایک بازار کے چوراہے پر پہونچے۔ جہان ہم نے ایک گاڑی کرایہ کی۔ اور ہم اپنے مکان پر پہونچے۔





خس کم جہان پاک

صبح کے وقت ہم دونوں ناشتہ کر چکے تھے۔ اور بیٹھے ہوئے پائپ پی رہے تھے اور گذشتہ رات کے واقعات ہم کو یاد آ رہے تھے۔ اتنے میں اطلاع ہوئی کہ ہمارے دوست مسٹر لیسٹریڈ جو محکمہ پولیس میں اسکاٹ لینڈ یارڈ کے انسپکٹر تھے تشریف لائے۔ یہ شخص نہایت متین اور سنجیدہ آدمی تھا۔ ہم تینوں نشست کے کمرہ میں بیٹھ گئے۔

انسپکٹر۔ آداب عرض مسٹر ہومس! آداب عرض! کیا آج آپ کسی کام میں زیادہ مشغول ہیں۔؟

ہومس۔ اتنا مصروف تو نہیں جو آپ کی باتیں بھی نہ سن سکوں۔

انسپکٹر۔ میرا خیال تھا کہ اگر اس وقت آپ کو کوئی خاص کام درپیش نہ ہوا تو غالباً آپ ایک معاملہ کی عقدہ کشائی میں میری مدد فرمائیں گے۔ معاملہ بڑا بیڈھب اور دلچسپ ہے اور کل رات ہی گزرا ہی جانے وقوع ہیمپسٹیڈ ہے۔

ہومس۔ تو عزیز من وہ معاملہ کیا ہے؟

انسپکٹر۔ قتل عمد...... ایک عجیب و غریب اور قابل توجہ خون۔ ..... میں جانتا ہوں ایسی باتوں کا آپ کو کسقدر شوق ہے اور آپ کی میرے حال پر بڑی ہی مہربانی ہوگی اگر آپ اس وقت میرے ساتھ اپیل ڈوور ٹاور تک تشریف لے چلیں اور مقدمہ کی تفتیش میں مجھے مدد دیں یہ کوئی ایسا ویسا معمولی سا معاملہ نہیں ہے۔ کچھ عرصہ سے ہم لوگ بھی اس مسٹر ملورٹن کی تاک میں تھے اور سچ تو یہ ہے کہ وہ ایک بڑا پاپی اور بدمعاش آدمی تھا۔ کہتے ہیں کہ اس کے پاس ایسے خطوط اور کاغذات رہا کرتے تھے جن کے ذریعہ وہ استحصال بالجبر کا کام لیا کرتا تھا۔

لیکن معلوم ہوا ہو کہ قاتلون نے وہ تمام کاغذات اور خطوط جلا ڈالے۔ گھر مین سے کوئی قیمتی چیز ضائع نہین ہوئی۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قاتل لوگ اعلیٰ حیثیت کے آدمی تھے اور اُن کا مقصد سوائے اُس سے اور کچھ نہین تہا کہ لوگون کے معاشرتی رازون پر پردہ ڈال دیا جائے اور صاحب عزت لوگون کو رسوائی سے بچایا جائے۔

ہومس۔ قاتل! آپ صیغہ جمع استعمال کر رہے ہین۔ کیا وہ کئی آدمی تھے؟

لیسٹرڈ۔ جی ہان۔ دو آدمی تھے۔ اور دونون کو گھر والون نے گرفتار کر ہی لیا تہا مگر اُن کی تقدیر اچھی تھی جو بچ گئے۔ اُن کے پاؤن کے نشانات موجود ہین۔ اُن کے حلیے ہم کو معلوم ہین۔ اور انشاء اللہ ہم بہت جلد اُن دونون کا پتہ لگا لین گے۔ پہلا شخص کسیقدر زیادہ چست و چالاک تہا۔ لیکن دوسرے کو مالی نے پکڑ ہی لیا ہوتا۔ لیکن وہ بھی ہاتھ پاؤن مار کر نکل گیا۔ وہ شخص میانہ قد، دوہرے اور ورزشی جسم، بھاری کلے جبڑے، موٹی گردن اور گنجان مونچھون والا آدمی تہا۔ اُس کے چہرے پر بیانہ نقاب بھی تھا۔

ہومس۔ یہ تو کچھ عجیب مبہم سا حلیہ ہے۔ اس کا اطلاق تو ہمارے ڈاکٹر واٹسن پر بھی ہو سکتا ہے

لیسٹرڈ (مسکرا کر) بیشک حلیہ تو واٹسن سے ملتا جلتا ہو۔

ہومس۔ اچھا تو دوست لیسٹرڈ! افسوس ہو کہ مین اس معاملہ مین آپ کی کچھ مدد نہین کر سکتا واقعہ یہ ہو کہ مین اس شخص ملورٹن سے بخوبی واقف تہا۔ وہ لندن بھر مین بے انتہا خطرناک آدمی تہا اور صحیح معنون مین سفید پوش غنڈا تھا۔ اور مین جانتا ہون کہ دنیا مین بعض جرائم ایسے بھی ہین جن پر قانون ملکی دست اندازی نہین کر سکتا۔ اور جن کی وجہ سے لوگون کا ذاتی طور پر انتقام لینا حق بجانب قرار پاتا ہو۔ بس اب اس معاملہ مین بحث مباحثہ فضول ہو مین نے اپنے دل مین مستقل ارادہ کر لیا ہو کہ مین اس معاملہ مین ہرگز ہاتھ نہ ڈالون گا بجائے مقتول کے میری ہمدردی قاتلون کے لئے ہے۔ اور یہی وجہ ہو کہ مین اس معاملہ مین آپ کی کچھ بھی مدد نہین کر سکتا۔

.....

مسٹر شرلاک ہومس نے اُس الم ناک واقعہ کی نسبت جو ہماری آنکھون کے سامنے گزرا تہا ایک لفظ بھی نہین کہا۔ وہ دن بھر خاموش رہا۔ لیکن مین اُن کی صورت سے دیکھ رہا تہا کہ وہ دن بھر کسی بات کی اُدھیڑ بن مین لگے ہوئے ہین۔ سوچ اور فکر اُن پر دن بھر غالب رہی

اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کوئی بات یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہیں - اور وہ بات اُن کی طبیعت سے محو ہو گئی ہے -

سہ پہر کے وقت ہم دونوں لنچ کھا رہے تھے - اور ابھی کھانے سے فراغت بھی نہ ہوئی تھی کہ مسٹر ہومس دفعتہً چونکے اور کرسی پر سے کھڑے ہو گئے -

ہومس - واللہ اب تمام بھید کھل گیا - اپنی ٹوپی پہن لو اور میرے ساتھ آؤ -

یہ کہتے ہی مسٹر شرلاک ہومس اور میں دونوں بہت تیزی کے ساتھ بیکر اسٹریٹ سے نکلے اور آکسفورڈ اسٹریٹ سے گزر کر ریجنٹ سرکس پہونچے - یہاں سڑک کے بائیں طرف تصویروں کی ایک دکان تھی جس کی کھڑکیوں میں وقت کی مشہور و معروف مہ جبینوں اور معزز و مقتدر آدمیوں کے فوٹو سجے ہوئے تھے -

ہومس نے ان تصویروں پر نظر ڈالی - اور بالآخر اس کی آنکھیں ایک تصویر پر جم کر رہ گئیں اُن کی نظر کے ساتھ میں نے بھی تصویر پر نگاہ ڈالی - یہ تصویر ایک حسین مہ جبین اور شاندار عورت کی تھی اور اس کے تعریف [illegible] جس کے سر پر ایک جواہر نگار نیم تاج تھا -

میں نے وہ خوبصورت آنکھیں بھی دیکھیں جو عجیب دلربائی کے ساتھ [illegible] - میں نے وہ خوبصورت ابرو بھی دیکھے جو زاہد خشک کے سینہ پر بھی تیر باری سے باز نہیں رہتے تھے - میں نے خوبصورت منہ بھی دیکھا جس کو دیکھ کر غنچے شرما جاتے تھے -

اس کے بعد میں نے تصویر کے نیچے نظر ڈالی تو ایک قدیم خاندان کی رئیس زادی کا نام لکھا ہوا تھا - وہ ایک زبردست اور مشہور امیر کبیر کی بیوی تھی - میں نے اس کے بعد ہومس کی طرف بھی دیکھا - دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں - لیکن انھوں نے لبوں پر انگلی رکھ لی - اور اشارہ کیا کہ بس اب اس معاملہ میں خاموشی ہی بہتر ہے - اس کے بعد ہم دونوں اس دکان سے نکل کر چلے آئے -



مذہبی تاریخی اور اخلاقی کتابین

سیر الطیبات

اسلام کے دور کی مسلمان مشہور عورتون کے حالات جو عورتون اور بچون کے لیے خاص طور پر مفید ہین [illegible] ایسی ہین جو مسلمان خاتونون کو راہ راست پر لگا سکتی ہین اور منزل مقصود کا پتہ بتا سکتی ہین اپنی اولاد کو اسلامی رنگ مین رنگنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کرائیے - قیمت ۱۲/

علم الاخلاق

اخلاق پر ایک عام فہم مین عالمانہ کتاب چھوٹے بڑے سب مستفید ہو سکتے ہین پڑھنے پڑھانے کی کتاب ہے قیمت ۸/

خدا اور انسان کی ہستی

خدا کی ہستی کا ثبوت فلسفیانہ نقطۂ نظر سے مادہ سے استدلال کر کے خدا کی ہستی ثابت کی ہے - قیمت ۸/

سیر شیخین

حضرت ابو بکر و عمر کے مختصر سبق آموز سوانح عمریان جو بچون اور بچیون کے لئے خاص طور پر لکھی گئی ہین - قیمت ۵/

میلاد حبیب

رسول کریم کے حالات عام فہم اور آسان زبان مین صرف معتبر روایات کا حوالہ دیا ہے میلاد کی مجلس مین پڑھنے کی چیز ہے قیمت ۸/

نابینا علماء

اسلامی دور کے مشہور نابینا علما کے حالات جنھیں پڑھ کر آنکھ والے شرماتے ہیں اور ان کے علم کے نور سے اپنی آنکھیں منور کرتے ہیں ان کے علمی کارنامے حیرت میں ڈالتے ہیں کیا یہ بات حیرت انگیز نہیں ہے کہ اسلام کی بہترین اور مشہور ترین تصانیف انھیں نابینا علماء کی رہین منت ہیں۔ قیمت ۴ر

میلاد نامہ جدید

نئی روشنی کے لئے نئے انداز میں میلاد شریف کی کتاب جس میں غلط اور بے بنیاد روایات سے بچکر صرف مستند روایات کو لیکر رسول کریمؐ کے حالات بیان کئے ہیں جو محفل میلاد میں پڑھنے اور سنانے کی چیز ہے اسے پڑھ کر مسلمانوں کی زندگی سدھر جائے اور وہ رسول کریم کے اسوۂ حسنہ کے قریب آجائینگے زبان سیدھی سادی مولانا حالی کی نظمیں داخل کرکے کتاب کو اور زیادہ دلکش بنا دیا ہی۔ قیمت ۶ر

کلید مُراد

قرآن و حدیث کی تمام موثر دعائیں جو انبیاء نے مانگیں اور خود خدا نے جن کے مانگنے کی اپنے بندوں کو تلقین کی مع اُردو ترجمہ کے۔ قیمت ۸ر

اقوال اکبر

ہندوستان کے مشہور و ہر دلعزیز اور بیدار مغز شہنشاہ اکبر کے حکیمانہ اقوال جو ہندوستان کی موجودہ ذہنیت کے لئے شمع ہدایت کا کام دے گی۔ اس میں رواداری اور ہمدردی کی بہترین مثالیں ہیں۔ قیمت ۱۲ر

احرار اسلام

حریت اسلامی پر بہترین مضمون نظام حکومت اسلامیہ کا موجودہ یورپین نظام حکومت

... مت کی فضیلت ثابت کی ہے اس مین بتایا گیا ہے کہ یورپ مین
... مین باوجود ... ے تہذیب کے مسلمانون کا سا نظام حکومت پیش کرنے سے قاصر
ہے قیمت ۵ر

فطرت اور قانون فطرت

فطرت اور اُس کے قوانین پر ایک علمی کتاب جس مین کتاب و حدیث اور اقوال و فلاسفہ اسلام کے اقوال سے استدلال کر کے ایک اہم مسئلہ کو حل کیا ہو قیمت ۴ر

آثار سانچی

بھوپال کے قریب سانچی نامی ایک مشہور مقام ہے جو ہندوستان کی قدیم تہذیب کی یاد دلاتا ہے اور جہان صدہا گنبد اور منار اور اُس صناعی اور ذہانت کے ہاتھون تعمیر ہوے ہین کہ عقل دنگ ہو جاتی ہے اور قدیم تہذیب کا قایل ہو جانا پڑتا ہے - انھین تاریخی عمارات کے حالات معہ تصاویر - نثر و نظم کے جواہرات سے مرصع ادبی خوبیون سے معمور - جناب ارشد تھانوی کا زور قلم - قیمت ۴ر

اشاعت اسلام

جس مین مسلمانون کو ان کے بھولے ہوے فرض تبلیغ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور اسلام کے روشن زمانہ کی تبلیغی جد و جہد کا ذکر کر کے مسلمانون مین تبلیغی روح پھونکنے کی کوشش کی گئی ہے ممکن نہین کہ اس کے مطالعہ کے بعد ایک غیرت مند مسلمان تبلیغ کے ولولے سے نہ بھر جائے - اس دور مین یہ نسخہ مسلمانون کیلئے دارو ے شفا ہے قیمت ۶ر

المناظر السالکہ

خاندان برامکہ کا مختصر تاریخی خاکہ - اگرچہ یہ کتاب البرامکہ نامی کتاب کی تنقید پر لکھی گئی ہے لیکن اپنی جگہ خود مستقل کتاب ہو گئی ہے -

قیمت ۸ر

صدیق بکڈپو لکھنو

آفتاب رسالت

پیغمبر آخر الزمان روحی فداہ کی مقدس زندگی کے سچے حالات صاف اور [illegible] طور پر بیان ہوئے ہیں مسلمانوں کے جلسوں میں سنانے کی چیز ہے۔ قیمت ۱۲؍

القرض

قرض سے محفوظ رہنے کے طریقے اسلامی حیثیت سے قرض کے ہر پہلو پر روشنی ڈال کر مسلمانوں کو قرض کی بلا سے محفوظ و مامون رہنے کا راستہ بتایا گیا ہے۔ قیمت ۲؍

اخلاق محمدی

جناب نبی کریم صلعم کے اسوہ حسنہ کو عام فہم اُردو میں بیان کیا ہے معتبر احادیث سے استناد کیا ہے اور عربی عبارت کا حوالہ دیا ہے اخلاق و عادات کے سنوارنے کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ قیمت ۲؍

انسداد حرام کاری

حرام کاری کے خطرناک نتائج اس کے ہر پہلو پر مذہبی معاشرتی اخلاقی اور طبی حیثیت سے نظر ڈال کر اس سے بچنے کی ترغیب دی گئی ہو طبی نقطہ نظر سے جو جدید معلومات بہم پہونچائی گئی ہے اس قابل ہے کہ ہر سمجھدار اسے ایک بار پڑھے اور اس سلسلہ میں پیدا ہونے والے متعدی امراض سے خود محفوظ رہے اور دوسروں کو محفوظ رکھے قیمت ۱؍

گداگری

ہندوستان میں گداگری کی حالت زار پر ایک دل جلے کا عبرت انگیز مضمون جس میں گداگری کے قبائح پر بحث کی گئی ہے اور ہر حیثیت سے اسے سوسائٹی کے لئے مضرت رساں ثابت کیا ہے جو لوگ بلا سمجھے بوجھے بھیک دیتے ہیں اُن کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔ قیمت ۱؍

صدیق بکڈپو لکھنؤ